واعتصموا بحبل الله جميعا

صبر، تحمل اور برداشت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

صبر، تحمل اور برداشت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

صبر، تحمل اور برداشت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضورِ پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

تحمل وبُردباری کا لُغوی معنی

برادرانِ اسلام! صبر وتحمل وبُردباری کا لُغوی معنی برداشت کرنا، بوجھ اٹھانا اور نرمی اختیار کرنا ہے، جبکہ اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد ناگوار باتوں میں برداشت سے کام لینا، اور ناموافق حالات میں نرمی اور تواضُع کا اظہار کرنا، تحمل وبُردباری کہلاتا ہے[1]۔

تحمل وبُردباری کی اہمیت

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام میں تحمل وبُردباری کی بڑی اہمیت ہے، یہ ایک

---

(١) "جمهرة اللغة" للأزدي، الحلم، ١/ ٥٦٥، ملخصاً. و"التعريفات" للجرجاني، الحلم، صـ٩٢. و"فرہنگِ آصفیہ" تحمل، ۱/ ۵۹۶، ملخصًا۔

گراں قدر نعمت ہے، اس کی بدَولت ہم ایک اچھی اور بہترین زندگی بسر کرسکتے ہیں، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ حِلم (برداشت) اللہ تعالی کی متعدّدِ صفات میں سے ایک صفت ہے، اللہ کریم اپنے بندوں کی لغزشوں گناہوں کو مُعاف، اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتا ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾[1] "جان لو کہ اللہ بخشنے والا حِلم والا ہے"۔

تحمل وبُردباری انبیاء کی بھی صفت ہے

حضراتِ گرامی قدر! تحمل وبرداشت ایک ایسا وصف ہے جس سے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام متّصف فرمائے گئے، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس وصف کا بالخصوص ذکر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ﴾[2] "یقیناً ابراہیم تحمل والا، بہت آئیں کرنے، رُجوع لانے والا ہے"۔

تحمل وبُردباری کا مُظاہرہ سنّتِ انبیاء ہے

عزیزانِ مَن! جاہل اور بے وقوف لوگوں کی بدتمیزی اور جہالت پر تحمل، بُردباری اور برداشت کا مظاہرہ کرنا سنّتِ انبیاء ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٦٦ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٧ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ﴾[3] "اس کی قوم کے کافر سردار بولے:

---

(١) پ٢، البقَرة: ٢٣٥.

(٢) پ١٢، هُود: ٧٥.

(٣) پ٨، الأعراف: ٦٦-٦٨.

یقیناً ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں، اور یقیناً ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں، کہا: اے میری قوم! مجھے بے وقوفی سے کوئی تعلق نہیں، میں تو پروَردگارِ عالَم کا رسول ہوں، تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں، اور تمہارا معتمَد خیر خواہ ہوں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان آیاتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "کفّار کا حضرت سیّدنا ہُود علیہ الصلوۃ والسلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ "تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں، جھوٹا گمان کرتے ہیں" انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی، اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا، مگر آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے اَخلاق وادب اور شانِ حِلم (تحمل وبرداشت) سے جو جواب دیا، اس سے شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی، اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی"[1]۔

اللہ تعالی کے نیک بندے

حضراتِ ذی وقار! دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دینے والے مبلغین کو چاہیے، کہ حُسنِ اَخلاق اور تحمل وبرداشت سے کام لیں، اور کوئی کتنی ہی سخت بات کہہ دے، اس پر صبر وتحمل سے کام لیں، خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور رِضائے الٰہی کے لیے اپنے غصے کو پی جائیں؛ کہ یہ اللہ کے نیک بندوں اور مقبولانِ بارگاہ کا خاص وصف اور پہچان ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2] "غصہ پینے والے، اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۸، الاَعراف، زیرِ آیت:۶۸، صـ۳۰۰۔
(۲) پ ٤، آل عمران: ١٣٤.

جاہلوں سے اجتناب

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! اللہ کے نیک بندے جاہلوں سے اِعراض (اجتناب) کرتے ہیں، اور ان کی ناگوار باتوں پر تحمل وبرداشت کا مُظاہرہ کرتے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾[1] "رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں: بس سلام"۔ حضرت سیّدنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "زمین پر آہستہ چلنے سے مراد ان کا تحمل، برداشت اور وقار ہے"[2]۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾[3] "جب بے ہودہ پر گزرتے ہیں، اپنی عزّت سنبھالے گزر جاتے ہیں"، "اور اپنے آپ کو لہو وباطل سے ملوّث نہیں ہونے دیتے، ایسی مجالس سے اِعراض کرتے ہیں"[4]۔

صبر کرنے کی تلقین

حضراتِ محترم! اہلِ ایمان کو حکم ہے کہ اگر کوئی گروہ تمہارے ساتھ ظلم وزیادتی کرے، تو تم انتقام کی قدرت رکھنے کے باوُجود تحمل، برداشت اور صبر سے کام لو؛ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر اور افضل ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا

---

(١) پ١٩، الفرقان: ٦٣.

(٢) "تفسير الطَبَري" تحت الآية: ٦٣، ر: ٢٠٠٨٦، الجزء ١٩، صـ٤٣.

(٣) پ١٩، الفرقان: ٧٢.

(۴) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٩، الفرقان، زیرِ آیت: ۷۲، صـ٦٨٠۔

عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾[1] "اگر تم سزادو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی، اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کو صبر سب سے اچھا ہے"۔

"عجائب القرآن" میں ہے کہ "حضرت سیّدنا نُوح علیہ السلام ساڑھے نو سو ۹۵۰ برس تک اپنی قوم کی طرف سے اِیذاء رَسانیوں، دِلخراش طعنوں اور گالیوں کے باوُجود صبر و تحمل کے ساتھ اپنی قوم کو ہدایت کا درس دیتے رہے، اور جب تک ان پر وحی نہیں آگئی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، اس وقت تک آپ برابر ہدایت کا وعظ سناتے ہی رہے۔ جب بذریعہ وحی آپ ان لوگوں کے ایمان سے مایوس ہوگئے، تو آپ نے ان ظالموں کے لیے ہلاکت کی دعا فرمائی۔ قومِ مسلم کے واعظوں اور ہادیوں کے لیے حضرت نُوح علیہ السلام کا اُسوۂ حسنہ چراغِ ہدایت و منارۂ نور ہے، کہ وہ بھی صبر واستقلال کے ساتھ برابر تبلیغ وارشاد کا کام جاری رکھیں"[2]۔

ذاتی انتقام سے گریز

جانِ برادر! حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو راہِ خدا میں بے شمار تکلیفیں پہنچائی گئیں، لیکن اس کے باوُجود آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انتہائی صبر اور تحمّل وبرداشت کا مُظاہرہ فرمایا، اور کبھی کسی کو ذاتی انتقام کا نشانہ نہیں بنایا، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں: «وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ الله صلى الله تعالى عليه وسلم لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ الله فَيَنْتَقِمَ بِهَا لله»[3] "رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی کسی سے ذاتی مُعاملے میں

---

(۱) پ ۱٤، النحل: ۱۲٦.

(۲) "غرائب القرآن" (۲۸) طوفان کیونکر ختم ہوا، درسِ ہدایت، ص۳۲۵۔

(۳) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦١٢٦، صـ١٠٦٧.

انتقام نہیں لیا، سوائے اس صورت کے کہ کسی نے اَحکامِ خداوندی کی نافرمانی کی ہو"۔

سب سے زیادہ بُردبار

میرے محترم بھائیو! طاقت اور انتقام کی قدرت رکھنے کے باوُجود اپنے مخالفین کو مُعاف کردینا، تحمل، بُردباری اور برداشت کی علامت ہے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «وأحلَمُكُم مَن عفَا بعدَ قدرهِ»[1] "تم میں سب سے زِیادہ بُردبار (برداشت والا) وہ ہے، جو طاقت کے باوُجود مُعاف کر دے"۔

تحمل وبُردباری... اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ خصلت

حضراتِ گرامی قدر! تحمل وبردباری وہ پیاری صفات ہیں، جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت اشجِ عبدِ قیس میں حِلم، بُردباری اور سنجیدگی دیکھی تو ان سے ارشاد فرمایا: «إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: (١) الْحِلْمُ (٢) وَالْأَنَاةُ»[2] "تم میں دو۲ خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: (ا) بردباری (برداشت) (۲) اور سمجھ"۔

غرور وتکبّر... تحمل وبرداشت کی راہ میں حائل سب سے بڑی رکاوَٹ

برادرانِ اسلام! تحمل وبرداشت کی راہ میں حائل سب سے بڑی رکاوَٹ غرور وتکبّر ہے، غرور وتکبّر کے باعث انسانی طبیعت میں بے جاغصہ اور شدّت جیسی مذموم صفات پیدا ہوتی ہیں، جو اسے تحمل مزاجی، رافت ونرمی اور برداشت کا مظاہرہ کرنے سے روکتی ہیں۔ حجۃ الاسلام سیّدنا امام محمد غزالی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی "کیمیائے سعادت" میں فرماتے

---

(١) "الفِردَوس بمأثور الخطاب" باب الألف، ر: ٨٥٠، ١/ ٢٢٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ١١٨، صـ٣١.

ہیں کہ "کسی شخص نے امیر المومنین سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سخت کلامی کی، آپ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غصہ آجائے؟ اور شیطان مجھے تکبُّر اور حکومت کے غرور میں مبتلا کرے؟ اور میں تم کو ظلم کا نشانہ بناؤں؟ اور بروزِ قیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو؟ مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا! یہ فرما کر خاموش ہوگئے"[1]۔

تحمل مزاجی اپنانے کا طریقہ

حضراتِ ذی وقار! جس طرح کوئی بھی چیز سیکھنے سے آتی ہے، اسی طرح تحمل مزاجی کی صفت بتکلُّف صبر کرنے اور برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ خلافِ مزاج بات پر اپنے غصے کو قابو میں رکھے، اور تحمل وبرداشت کا مظاہرہ کرے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، ومَنْ يَتَحَرَّ الْخَيْرَ يُعْطَهُ، وَمَنْ يَتَوَقَّ الشَّرَّ يُتوقَّهُ»[2] "علم سیکھنے سے آتا ہے، اور تحمل مزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے، اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے، اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے اسے شر سے بچا لیا جاتا ہے"۔

تحمل مزاجی سے مزیّن ہونے کی دعا

عزیزانِ محترم! ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر تحمل مزاجی پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کریں، اور اس سلسلے میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا بھی کریں؛ کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی تحمل مزاجی، تقویٰ، علم اور عافیت کے لیے بنفسِ نفیس یہ دعا کرتے تھے:

---

(۱) "کیمیائے سعادت" رکنِ سوم ۳، اصلِ چہارُم ۴، خشم وحقد وحسد، ص۵۰۴۔

(۲) "تاريخ دِمشق" لابن عساكر، تحت ر: ٢١٦٢- رَجاء ...إلخ، ١٨/ ٩٩.

«اللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِالْعِلْمِ، وَزَيِّنِّي بِالْحِلْمِ، وَأَكْرِمْنِي بِالتَّقْوٰى، وَجَمِّلْنِي بِالْعَافِيَةِ!»(۱) "اے اللہ! مجھے علم کے ذریعے غنی، تحمل مزاجی سے مُزیّن، تقویٰ سے مکرّم، اور عافیت سے آراستہ فرما"۔

بُردباری سے پیش آنے کا اِنعام

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! کسی کے جاہلانہ برتاؤ پر تحمل، بُردباری اور برداشت کا مُظاہرہ کرنا، مددِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے قطع تعلُّق کرتے ہیں! میں ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے بُرا سُلوک کرتے ہیں! میں ان کے ساتھ بُردباری سے پیش آتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَادُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ»(۲) "اگر مُعاملہ اسی طرح ہے جیسے تم نے کہا، تو گویا انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو، اور جب تک تم اس حال پر رہوگے، تمہارے ساتھ اللہ تعالی کی طرف سے ایک مددگار رہے گا"۔

عورتوں کے ساتھ نرمی اور بُردباری سے پیش آنے کی تلقین

میرے محترم بھائیو! تحمل، برداشت اور نرمی کے سب سے زیادہ حقدار انسان کے اپنے اہل وعِیال ہیں، لہذا اگر زَوجین (میاں بیوی) میں سے کوئی ایک بدمزاج،

---

(۱) "الجامع الصغير" حرف الهمزة، ر: ۱۵۳۲، الجزء ۱، صـ۹٦.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٥٢٥، صـ۱۱۲۲.

بداَخلاق اور زبان دراز ہو، تو فریقِ ثانی کو چاہیے کہ صبر، تحمل اور برداشت سے کام لے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْراً، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْراً!»[1] "خواتین سے نیک سُلوک کرو؛ کیونکہ اُن کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، اور پسلی کا سب سے اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو توڑ ڈالو گے، اور اگر اسے چھوڑے رکھو تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، لہذا خواتین کے ساتھ اچھا سُلوک کرو"۔

تحمل مزاجی، برداشت اور صبر افضل ترین اعمال میں سے ہیں، بزرگانِ دین کے نزدیک تحمل وبرداشت زُہد کا دوسرا نام ہے، منقول ہے کہ حضرت سفیان ثَوری، ابو خزَیمہ یربوعی اور فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہم جمع ہو کر زُہد کے بارے میں گفتگو کرنے لگے، تو اُن سب نے اس پر اِتفاق کیا کہ اعمال میں سب سے افضل غصے کے وقت تحمل مزاجی، اور مصیبت کے وقت صبر سے کام لینا ہے"[2]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بے جا غصّہ، عدم برداشت اور بے صبری انسانی قوّتِ اِیقان واطمینان کو ختم کر دیتی ہیں، اس کے باعث انسان ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر بڑے بڑے جرائم اور کبیرہ گناہوں کا مرتکِب ہوتا ہے، جبکہ تحمل، برداشت اور رَواداری کے باعث نئی امیدیں پروان چڑھتی ہیں، قلبِ انسانی میں امید اور یقین کے نئے چراغ روشن ہوتے ہیں، لہذا مُعاشرے کے امن، سکون اور بقا

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٨٦، صـ٩٢٦.

(٢) "إحياء علوم الدين" رُبع المهلكات، كتاب ذمّ الغضب ...إلخ، ٣/ ١٧٦.

کے لیے بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی شخصیت کو تحمل و بُردباری، برداشت اور صبر جیسی اعلیٰ صفات سے مزیّن کرنا چاہیے، کہ مُعاشرتی امن، سکون اور ترقی کے لیے تحمل وبرداشت کی حیثیت ایک ضامِن کی سی ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تحمل، بُردباری اور برداشت جیسی اعلیٰ صفات سے مزیّن فرما، غرور وتکبّر سے محفوظ فرما، جاہلوں کے ساتھ اُلجھنے سے اجتناب کی توفیق مَرحمت فرما، اپنے اہل وعِیال اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما، اور بے جا غصّہ، بے صبری اور عدم برداشت جیسی صفاتِ رَذِیلہ سے نجات عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح

طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.